پند نامہ فاضل

مسمّی بہ

تحفۂ عثمانیہ

جو بنام نامی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر زاد اللہ
فی عمرہ و اقبالہ کے معنون کیا گیا ہے جسکے سو شعر ہین ایکسو بیس احادیث کا
جو از قسم جوامع الکلم باقل و دل ہین سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور حاشیہ مین
اصل حدیث مع ترجمہ اردو لکھدیگئی ہے اور باقی اشعار مین ضروری اور کارآمد نصائح
اور منتخب و لاجواب حکم حکماے عرب وعجم کے کتب عربیہ وغیرہ سے مترجم و منظوم ہین

صنفہ العبد الضعیف

قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری

در مطبع صاحب دکن طبع شد

فہرست کتاب پند نامہ فاضل مسمیٰ بہ تحفۂ عثمانیہ

صحت نامہ خطبہ و دیباچہ پند نامہ فاضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	سبلیم	سلیم
۲	۶	یہہی ا	یکھی
۳	۱۴	نا گفتنہ	نا گفتہ
۳	۱۸	نیکیو نکی	نیکیو نکی
۴	۱۱	اخلاق	جو اخلاق
۴	۱۲	امن	اس
۴	۱۴	قدری قلیل	قدر قلیل
۴	۱۶	مغرفت	مغفرت
۴	۲۰	اجرا	اجزا
۵	۶	اور او شیدگا	×
۶	۷	ہر یکی	ہر یکی را

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	رحم	رحم سے
۶	۱۰	پلیں	پہلے
۶	۲۱	ان	اس
۷	۹	پند فاضل	پند نامۂ فاضل
۷	۱۵	اخراج	انجاج
۷	۸	فعولن فعولن	فعولن
۷	۸	آٹھہ بار	آٹھہ بار سے
۸	۱	لن تن	لن
۸	۱	فعلن تن	فعلن
۸	۶	نبائین	نہ نبائین
۸	۷	مقرر	مقرر
۸	۱۲	رسوم کریم	رسول کریم
واعرضنا عن اغلاط الیسیرۃ لا تتغیر اصلاحا علی الفطن الخبیر			

نذر

مین اس اسلامی رسالہ کو

جو مظہر اخلاق نبویہ و جامع محاسن آداب ہے

ولیعہد دولت علیہ آصفیہ یعنی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر

زاد اللہ فی عمرہ و اقبالہ و عزہ و جلالہ کے نام نامی سے معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہون

اور بکمال عجز و ادب اعلیحضرت فلک رفعت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی

کی خدمت فیضدرجت مین پیش کرکے امید کرتا ہون کہ یہ مبارک رسالہ حضرت ولیعہد ممدوح

کے درس مین خصوصاً اور جملہ اطفال مدارس کے

نصاب تعلیم مین عموماً داخل رہیگا

احقر الخدام

خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

قطعہ دعائیہ

تا بچرخ است مہر و مہر درخشان
حکمران باد در بلاد دکن

تا بدہر است گردش مہ و سال
شاہ و شاہزادۂ بلند اقبال

از مصنف

باد محمود تا ابد یارب
شکر ایشان بجا بود واجب

سایۂ شاہ و شاہزادہ ما
تا زمانست در زیادہ ما

قصیدہ مدحیہ

نسیم الصبا اذہبی بالسلام … الی من تعالی الیہ کلامی
الم تعلمی انہ من ملوک … لقد اورثوا الملک عن نظام
ومن اہل مجد تخر البرایا … لہم سجدا من زمان القدام
لقد فاق فی الخلق والخلق طرا … کراما فحبذا الکریم الکرام
سدید المقال شدید المحال … صفی الجمال وفی الذمام
لدی الحرب لیث مبید الاعادی … لدی الجود غیث جدوی الانام
مری شری تقی نقی … ذکی زکی علی المقام
وضی رضی کریم سخی … صفی حفی اجل العظام
ویاتی الانام الیہ اذا ما … اشد الدواہی رمی بالسہام
ودارت علیہم رحی الدہر دورا … جفاء واضنی امتداد السقام
فامسی یزیل الذی نابہم من … شرور ومن داہیات جسام
لقد عم کل البرایا بجود … کمزن السما فی شفاء الاوام
ہو الجحفل الغمر فی کل صعب … وصمصامہ غیر نکس کہام
وان ابنہ مثلہ کان شمسا … اشعتہا اشرقت فی الظلام
وطلق المحیا تراہ مضیا … کبرق السماء لدی الابتسام
رفیع العماد اخو المکرمات … وذو المجد والعز والاحتشام
فابقاہما اللہ مولی الموالی … بنیل الامانی وفوز المرام

از جامد الطبیعہ خامد القریحہ خاکسار قطب الدین محمود علی حید

پند نامۂ فاضل

ہم وزن وہم تعداد اشعار پند نامہ سعدی عرف کریما جسکے ۸ ۹ شعر مین ایکسو بیس
اون احادیث کا جنکو ائمۂ حدیث نے مدار اسلام و جامع قواعد اسلام و انواع
علوم و آداب اور قلیل المبانی و کثیر المعانی اور از قسم جوامع الکلم اور بدایع
حکم فرمایا ہے سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہی اور باقی
اشعار مین نصایح و حکم حکمای عرب و عجم قریب سوا سو کتاب عجیب
نفحۃ الیمن اور دیگر کتب سے ترجمہ و انتخاب کر کے منظوم کیے گئے ہین

مصنفہ
خاکسار
قطب الدین محمود علی
حیدرآبادی

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل نقلی وعقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجۂ اخس سے اوج کمال تک

آیات بینات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور آیت ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض اور آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان بآواز بلند کہہ رہے ہیں کہ پیدائش حضرت انسان کی غایت نیابت الٰہی ہے اور عقل سلیم بھی یہی بتلاتی ہے کہ جملہ مخلوقات سے اگر کوئی مخلوق مستحق نیابت حضرت ذوالعزت ہے تو وہ یہی ضعیف البنیان خراب انسان ہے اسلئے کہ انسان مین صفات متقابلہ ومتضادہ کی ایسی قابلیت رکھی گئی ہے کہ جسکی وجہ سے وہ حضرت باری عز اسمہ کے اسماء متقابلہ کا مظہر ہو سکتا ہے اور عالم صورت ومعنی مین قیام کر سکتا ہے ایسی قابلیت دوسری مخلوق مین نہین ہے کیونکہ ملائکہ کو بوجہ روحانیت کے اشراقات علمی اور لذات عقلی گو فطرتاً حاصل ہین مگر ہیولیٰ اور صورت جسمانیہ اور مادہ کی کثافت ونہین نہین ہے اور اجرام فلکی گو نفس ناطقہ ہین مگر کمالات انکی خلقی ہونیکی علاوہ مختلف کیفیتونکو ونہین راہ نہین ہے طبقہ جنات مین بھی مادہ کی کثافت نہین ہے سمجھنا چاہئے کہ انسان تمام اطوار عالم پر محیط اور حاوی ہے ابتدای آفرینش مین بحالت نطفہ کے جمادات سے تھا اس سے مرتبہ نمو مین پہونچا اور روح تبعی سے حیوانیت کو پہونچا اور وہان سے درجہ انسانیت کو پایا جب اس مرتبہ مین اعتدال مزاج وتعدیل قوی جسمانی وحیوانی کیا اجرام فلکی کی مقابل ہوا اور صفائی کی

۵ لفظ امانت سے مراد محققین کے پاس خلافت الٰہی ہے کہ جسکا بار سوائے انسان کے کوئی اٹھانیکے قابل نہین ہے ۔

وجہ سے صور تہا ہے گذشتہ اور آیندہ سے اوسکا نفس منتقش ہوتا ہے مثل نفوس فلکیہ کے اور جب اس سے بھی جانب ہوا اور نفی ماسوی اللہ کرکے رفعت اختیار کی اور خالص وحدت مشاہدہ کو مرتبہ مین نفس مین ثابت اور متحقق ہوگئی بموجب حدیث قدسی ۔ آذا اتقرب العبد الی بالنوافل حبیتہ الی آخرہ اور یہی درجہ پہونچا جسکو ملائکہ مقربین بھی نہین پاسکتے قطعہ راقم اد اشکر حق مجھ سے کیا ہوسکے ۔ کہ مین کیا تہا اور کیا بنا یا مجھے ۔ پڑا یا جاہلا مجھے کہ اپنے مین آخر ملا یا مجھے ۔ غرض کہ انسان جس امر کی وجہ سے حیوانیت اور رذائل سے مخلی اور فضائل و کمالات سے محلی ہو وہ علم تہذیب اخلاق ہے اسی لئے باتفاق علمار کرام و حکمار ذوی الاحترام یہ علم تمام علوم پر مقدم ہے حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے ۔ تخلقوا باخلاق اللہ ۔

اسلام نے علم تہذیب اخلاق کو انتہا درجہ کمال پر پہونچا دیا ہے

مذہب اسلام نے اس علم کو انتہا درجہ کی ترقی دی اور معراج کمال پر پہونچا دیا ہے کہ زائد اس سے متصور نہین ہوسکتا بانی مذہب اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اس کی تائید بزرگان دین اسلام کے علم و عمل اور کتب اہل اسلام بلکہ حکماے فلاسفہ کے اسفار سے بھی بخوبی ہوتی ہے جسمین انہون نے اعتراف کیا ہے کہ شریعت محمدیہ صلعم اور وحی ربانی نے اس علم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی کو اب اسمین تحریر و ترمیم کی مجال نہ رہی ۔

آیات و احادیث دربارہ تاکید تعلیم و تفہیم اس علم کے یعنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور چونکہ یہہ حکمۃ عملی طب روحانی ہے کہ جسکی وجہ سے اعتدال اخلاق کی حفاظت کرسکتے ہین جو بمنزلہ حفظ صحت کے ہے اور نیز اوسکی وجہ سے نفوس ناقصہ کو اعتدال کی طرف پہیر سکتے ہین جو بمنزلہ علاج اور دفع مرض کے ہے لہذا حق سبحانہ تعالی اس عمل و علم کی تعلیم و تفہیم کو جاری رکہنے کے لئے بطور فرض کفایہ تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنے تم مین سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہئے جو لوگونکو نیکیون کی طرف بلائین اور نیک باتین سکہلائین اور بری باتون سے منع کرین اور ایسے ہی لوگ فلاحیت پانے والے اور دراصل نائب انبیا ہین ۔ اور اوسی کے لئے ارشاد فرماتا ہے ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ یعنے تم اے اہل اسلام اچہی امت ہو جو لوگون کے لئے پیدا کی گئی ہو کہ اپنے تکمیل کے علاوہ لوگون کو

بھی نیک باتوں کی تعلیم کیا کرتے ہو اور بری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر مین تکمیل قوت عملیہ کے طرف اشارہ ہی اور تؤمنون باللہ مین تکمیل قوت علمیہ کی طرف ۔ رسول اللہ صلعم نے بھی اسی تعلیم و تفہیم پر بنا دین رکھی ہی چنانچہ ارشاد فرمایا الدین النصیحۃ و احب الاعمال الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

تہذیب اخلاق میں مذہب کو بڑا دخل ہی سوا مذہب کے کوئی شی اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنے کا باعث نہیں ہو سکتی

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ تہذیب اخلاق مین مذہب کو بہت بڑا دخل ہی سوا مذہبی خیال کے کوئی شی ایسی نہیں ہی جو انسان کو اخلاق ذمیمہ کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنے کا ایک باعث قوی ہو قانون سیاست مدن اپنی آپ کو بھلا آدمی ظاہر کرنیکا خیال لوگون کے بدلہ لینے کا اندیشہ غرض کوئی شی مثل مذہب کے محاسن اخلاق کی محرک نہیں ہو سکتی اسی لئے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہو اوسکے اخلاق و عادات پر ہرگز اعتماد نہیں ہو سکتا ۔

اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین ۔

تہذیب اخلاق کے اصول مین کل مذاہب متفق ہین کسی کو اونمین اختلاف ہی نہین ہے زمانہ ہزار گردش بدلے مگر انکو کبھی بدل نسکیگا اور نہ انمین کوئی تبدیل و تحریف ہوگی جو اخلاق محمودہ ہین وہ کل اقوام کے پاس محمود ہین اور جو اخلاق مذموم ہین وہ کل کے پاس مذموم ہین عقل سلیم کو اونمین ہرگز اختلاف نہین ہو سکتا

وجہ تصنیف کتاب و تقسیم ابواب

پس اس علم کے عالم اور عامل اور معلم اور متعلم کی فضیلت اور اوسکی ضرورت کے لحاظ سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ گو مجھ سے میری نفس کی تکمیل نہو سکی اور میرا نفس کہ طرح طرح کے امراض معنویہ مین مبتلا ہی مگر اللہ تعالی نے مجھے زبان اور عقل اور قدر قلیل علم جو دیا ہی اوس سے کام لون یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرون شاید کوئی بندۂ خدا بمقتضا ے حدیث الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اینما وجدہا فھو احق بہا میرے کہے ہوے پر عمل کرے اور اسکی بدولت وہ ارحم الراحمین و نکتہ نواز بے نیاز مجھ نامہ سیاہ پر گناہ کی مغفرت فرماوے اسی لئے مین نے بانی مذہب اسلام کے ان احادیث سے جو متعلق تہذیب اخلاق و حکمت و ادب ہین انتخاب کرکے اکیس احادیث کو بحساب فی باب چالیس حدیث کے مرتب کیا ۔

وجہ نظم کتاب

اور چونکہ نظم نفس انسانی مین زیادہ اثر کرتی ہی اور جلد یاد بھی ہو جاتی ہے لہذا مین نے سلیس نظم فارسی میں ان لآلی آبدار کو پرونا مناسب خیال کیا ۔

کتب احادیث کے اقسام اور اربعین کی تعریف

کتب احادیث کے اقسام جامع مسند معجم اجزا رسائل اربعین ہین مین نے قسم آخر یعنی اربعین سے اس کتاب کا اکثر حصہ اخذ کیا ہی اربعین وہ ہی کہ ایک باب یا ابواب متفرقہ مین اکیس

یا اسانید متفرقہ سے چالیس حدیثیں جمع کیجائیں بنا بر تالیف اسکی اس حدیث پر ہے جو بروایت آنحضرت بطرق متعدد منقول ہے کہ

حدیث فضیلت اربعین میں

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینہا بعثہ اللہ تعالیٰ فی زمرۃ العلماء والفقہاء یعنی جو شخص حفظ کروایا اور پہونچایا میری امت کو چالیس حدیثیں متعلق امور دین کے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اوسکو گروہ علماء وفقہاء میں اوٹھائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ بروز قیامت فقیہ اور عالم اوٹھاویگا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوسکا شافع وشاہد ہونگا اور ایک روایت میں ہے کہ اوسکو کہا جائیگا جس دروازہ سے جنت کو چاہے داخل ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص گروہ علماء میں لکہا جائیگا اور شہداء کے گروہ میں محشور ہوگا اور اٹھیگا۔

حدیث مذکورہ کا ضعف اور رفع ضعف

باوجود تعدد طرق کے حفاظ حدیث نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ باتفاق علماء فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے اور قطع نظر اسکے متعدد صحیح احادیث سے جو فضیلت علم اور تبلیغ علم میں مروی ہیں اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اسلیے بڑے بڑے ائمہ حدیث نے چہل حدیثیں تالیف فرمائی ہیں

نام اون ائمہ حدیث کا جنہوں نے چہل حدیثیں تالیف کی ہیں

چند ائمہ کے نام یہاں تحریر ہوتے ہیں سب سے اول اسکی تالیف رئیس المحدثین عبد اللہ بن مبارک نے فرمائی پہر محمد بن اسلم طوسی پہر ابن سفیان نسوی پہر ابو بکر آجری پہر ابو بکر محمد بن ابراہیم اصفہانی اور دارقطنی حاکم ابو نعیم عبد الرحمن سلمی ابو سعید مالینی ابو عثمان صابونی عبد اللہ بن محمد انصاری ابو بکر بیہقی امام نووی شیخ علی متقی مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ وغیرہ علماء وفضلا جنکی صحیح تعداد سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں بتلا سکتا

ان چہل حدیثوں کا بیان جن سے یہہ کتاب مرتب ہوئی ہے

اربعینات میں منتخب احادیث جمع کیے جاتے ہیں جن اربعینات سے تلخیص اخذ کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) چہل حدیث کنز العمال مولفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ (۲) چہل حدیث امام نووی رحمہ (۳) چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ (۴) ان (۴۰) احادیث سے جو فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم رسول اللہ صلعم کے بیان میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ نے مدارج النبوۃ میں بطور نمونہ کے درج فرمائی ہیں

چہل حدیث کنز العمال کی سند اور اوسکی فضیلت اور ثواب۔

چہل حدیث کنز العمال میں عقائد وارکان اسلام وفضائل عبادات وآداب واخلاق میں ایسے احادیث مروی ہیں جنسے غالبا کوئی کتاب خالی نہوگی لہذا اسوای سند سند رجب کتاب کے وہ سندیں نہیں لکہی گئی سند مذکور یہ ہے۔ روایت کیا ان احادیث کو حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ اور حافظ ابو الحسن علی بن ابو القاسم بن بابویہ رازی اربعین میں اور ابن عساکر اور رافعی حضرت سلمان رضی سے کہ انہوں نے کہا میں نے

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اوس چہل حدیث سے جسکے حق میں آپ نے فرمایا ہے جو شخص میری امت سے اونکو یاد کرلے داخل بہشت ہوگا
مین نے پوچھا وہ کون سی حدیثین ہین یا رسول اللہ تو آپ نے اون احادیث کو بیان فرمایا آخر مین نے عرض کیا ان چہل حدیث کو
جو یاد کرلے اوسکا کیا ثواب ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی اوسکا حشر علما اور انبیا کے ساتھ کریگا

چہل حدیث مدارج النبوۃ کی فضیلت اور رجال تخریج جو راقم نے کی ہے

مدارج النبوۃ کی اڑتالیس احادیث سے مین نے چالیس حدیثین منتخب کرکے باب دوم مین اوسکا ترجمہ نظم کیا ہے ان احادیث کی جامعیت اور توصیف کا بیان شیخ نے ان الفاظ
مین فرمایا ہے - ہر یکے ازین کلمات گنجینہ ایست مشتمل بر عجائب وغرائب آداب دین و دنیا و فائدہ ایست متضمن سعادت اولی واخری و
ہر یکے شرحی و بیانی ست کہ اگر ذکر کنند بدفاتر در نگنجد مدارج النبوۃ جلد اول باب اول ان احادیث کو شیخ رح نے بلا تخریج یعنی بلا بیان
اسم راوی تحریر فرمایا تہا خاکسار نے ان احادیث کی تخریج کر دی ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکہدیا ہے -

باب سوم مین انتخاب چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح منظوم ہین معہ احادیث منتخبہ راقم

اس کتاب کے باب سوم مین چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح کا انتخاب درج ہے اس لئے کہ اس کتاب کے باب اول و دوم مین ان دونون چہل حدیث سے بعض احادیث آگئی ہین اور بعض ما نحن فیہ اور مقصود کے موافق نہین لہذا ترک کر دی گئے ہین اور بجای اونکے دیگر کتب
احادیث سے اسی قسم کے کچہہ احادیث راقم نے انتخاب کرکے مترجم اور منظوم کیا ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکہدی ہے

نسبت ان احادیث کے رای امام نووی رح کی

ان احادیث کی نسبت امام نووی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض حدیث اسمین سے مدار اسلام ہے
جیسے حدیث الدین النصیحہ اور بعض نصف دین ہے اور بعض ثلث دین ہے اور یہہ احادیث جامع قواعد اسلام و انواع علوم اصولی و فروعی
و انواع آداب ہین ان احادیث کے راویونکے نام خود امام نووی رح نے بیان فرمایا ہے لہذا حدیثین معہ نام راوی حاشیہ مین لکہدی گئے ہین

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کی اسناد

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ایک ہی سند سے مروی ہے سند مذکور بعینہا اسطرح مرقوم ہے شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ عن زین العابدین
عن ابیہ عن جدہ یحیی عن جدہ المحب عن عم ابیہ عن ابیہ احمد عن ابیہ عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ ابی الحسن عن والدہ
عن ابی علی عن والدہ محمد عن والدہ عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن
ابیہ زین العابدین عن ابیہ امام حسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سند مذکورہ کا سادات کرام سے

اس اسناد مین بڑی خوبی یہ ہے کہ سلسلہ سادات کرام سے منقول و مروی ہے

منقول ہونا مع دیگر تخریج کے جسکو راقم نے لکھا ہے اور ان احادیث کی جامعیت

اور ایکی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں خاکسار نے سوا اس اسناد کے دوسری تخریج بھی کر دی ہے ان احادیث کی جامعیت کو حضرت نے نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مبانیہا یسیرۃ ومعانیہا کثیرۃ ۔

اس کتاب کی نصف آخر کا بیان

باب چہارم میں اس کتاب کے چند کلمات حضرات صوفیہ کرام کے جو نہایت صاف اور ہر شخص کے فہم کے قابل ہیں لکھے گئے ہیں جیسے تصوف و بندگی عشق محبت اور تفکر و الہام وغیرہ باب پنجم میں اس کتاب کی نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن کے باب پنجم سے نصائح اور حکم حکما و فضلا انتخاب کر کے مترجم و منظوم کئے گئے ہیں مگر چند اشعار میں دوسری کتب کے مضامین کا ترجمہ ہی باب ششم میں صد پند سود مند حکیم لقمان وغیرہ سے انتخاب کر کے نصائح منظوم کی گئی ہیں ان تینوں ابواب میں قریب سو کے نصائح و حکم منظوم ہیں

باوجود اس کتاب کے نہایت صغیر الحجم ہونیکے تمام اجل مکارم اخلاق کی جامعیت اور یہ کہ کتاب ہذا اس فن کی ضخیم کتب کی لب لباب ہے

باوجود اس رسالہ کے جو خاکسار کی تخلص کے لحاظ سے موسوم بہ پند فاضل ہے نہایت صغیر الحجم ہونیکے اوسمیں اون تمام محاسن اخلاق کے متعلق تصیحت کی گئی ہے اور اوسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو ضخیم ضخیم کتب اخلاق میں بیان ہوئی ہیں صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ ۔ یعنی عقائد عبادت ۔ اخلاص زہد شکر صبر رضا توکل قناعت حیا و غیرت عفت ادب علو ہمت عزم جد و جہد ثبات و استقلال عدل عفو حلم ۔ اتفاق خلق و رفق شفقت و رحمت تواضع و احترام خیرات و مبرات سخاوت و احسان امانت و دیانت وفا عہد صدق انجاح حاجات خلائق تامل و تفکر مشاورت و تدبیر و دور اندیشی شجاعت سیاست فراست خاموشی بیداری سعی کسب و تحصیل کمال کتمان راز غنیمت جاننا اور قدر کرنا فرصت اور وقت کا صحبت اخیار اجتناب اشرار حفظ قوم عبرت رعایت حقوق خلائق صغار و کبار جار و مہمان تربیت اولاد وغیرہ وغیرہ ۔

بیان بحر عروضی

جس بحر میں یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ بحر متقارب ہے جسکا اصلی وزن فعولن فعولن آٹھ بار یہہ بحر سالم بھی مستعمل ہے اور مضاحف بھی اور زحافات سے اسمیں تسبیغ و قصر حذف قبض ثلم واقع ہوتے ہیں تسبیغ سے عروض و ضرب میں فعولان ہوجاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے کیونکہ حرف آخر ضرب دائرہ سے باہر ہے اور قصر سے فعول بسکون لام ہوتا ہے اور حذف سے فعو رہتا ہے جسکی جاے فعل لایا جاتا ہے اور قبض سے

فعول بضم لام ہوتا ہی اور سلم سی عولنٌ رہجاتا ہی جسکی جاے فعْلنٌ لایا جاتا ہے ـ

ترجمہ عبارات عربیہ مین پابندی الفاظ کی نہین کیگئی ہی اور ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا گیا ہے

بجز باب ششم کے اس کتاب کے اور ابواب عربی سے ترجمہ کئے گئے ہین ترجمہ امر آسان نہین ہی خصوصاً نظم مین لہٰذا ناظرین سے تمکین کی خدمت مین عرض ہی کہ اگر کسی حدیث و نصیحت کے ترجمہ مین وہ کسی امر کی کمی پائین اور وہ اوس سے عمدہ ترجمہ اوسکا کرسکین تو اس وجہ سے اس ہیچمدان قلیل البضاعت کو مورد طعن و تشنیع نہ بنائین اس لئے کہ اعتبار اکثر کا ہوتا ہی قطع نظر اوسکے یہ حقیر تقصیر جہالت و بے علمی کا پوری طرح مقر ہے اور یہہ بھی واضح رہی کہ ترجمہ عبارات مین پابندی الفاظ عربیہ کی نہین کیگئی ہے بلکہ حاصل مطلب حدیث و نصیحت کا قائم کیا گیا ہی اور بعض جا شروح وغیرہ کوی عمدہ بات زیادہ کیگئی ہے کیونکہ دراصل مقصود مطالب حدیث یا حکمت کی تفہیم ہی نہ ترجمہ لغات و عبارات عربی کی تعلیم ـ

یہہ کتاب داخل درس طلباء فارسی خوان ہونا چاہئی ـ

میری رای مین یہہ کتاب اس قابل ہی کہ لڑکون کو فارسی مین کسی قدر استعداد ہوجانیکے بعد پڑہائی جای بلکہ حفظ کرا دیجاے تاکہ استعداد کو ترقی اور زبان آشنائی ہو انکو علاوہ معلم و متعلم دونون مستوجب بشارت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم و مستحق اجر عظیم ہون اور لڑکون کے دماغ مین اخلاق حسنہ و کلام حکم ابتدای عمر ہی مین جاگزین ہوجائین تاکہ وہ اونکے ساتھ نشوونما پاتے رہین اور وہ اونپر عمر بہر عامل رہین والحمد للہ اولا و آخرا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ـ

راقمہ آثم خاکسار ہیچمدان
قطب الدین احمد محمود علی حیدرآبادی
رکن مجلس پائگاہ خاص عالیجناب
نواب سر خورشید جاہ بہادر

بسم الله الرحمن الرحیم

پس از حمد خلاق هر جزو و کل | کنم نعت احمد امام رسل
رسولے کہ تتمیم اخلاق کرد | منور بنور خود آفاق کرد
علیه من الله رب الانام | مع الآل والصحب ازکی السلام
وزان پس رقم میکنم چند پند | کہ باشد خردمند را سودمند
زخواننده اش دارم این آرزو | کہ یادم کند با دعا نکو
کریما کرم کن بحق رسول | لانی اثیم ظلوم جهول

باب اول در نظم ترجمه چهل حدیث نبی الفعال

بزو حرف حکمت رسول امم | کہ ایمان بذات خدا آر و تم
بجمله فرستادگان و کتاب | به بعث و ملائک بروز حساب(۱)
بتقدیر شر و بتقدیر خیر | کہ هر کار از حق بود نے زغیر(۱)

(۱) ان تؤمن بالله والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیره وشره من الله تعالی۔

یہ کہ تو ایمان لاوے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر اور جی اٹھنے پر بعد موت کے اور تقدیر پر کہ برائی اور بھلائی اوسکی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

۴ بعد از حمد آفریدگار جمله آفریدگان با آل اصحاب پاکتر سلام ۵ زیرا کہ من گنهگار ظالم بسیار و جاهل تمام

بگو از زبان و بدل کن قبول خدا واحد است و محمد رسول (۱)

بکامل وضو کن ادای صلوٰة باوقات و هم صوم شهر و زکوٰة (۲)

گرت استطاعت بود و سبیل بکن حج بیت الحرام ای خلیل (۳)

بهر روز و شب شش و دوگانه گزار (۴) مکن ترک وتر شبی زینهار (۵)

ز عیدین و آدینه غافل مباش (۶) سوی بازی و لهو شاغل مباش (۷)

بکن صبر بر هر بلای شدید مکن ترک ورد کلام مجید (۸)

جدا از قسمهای تزویر باش (۹) به تسبیح و تهلیل و تکبیر باش (۱۰)

برای خدا مرد زانی مشو مکش ساغر خمر و جانی مشو (۱۱)

مکن شرک و دین در تباهی مده (۱۲) خدا را به باطل گواهی مده (۱۳)

(۱) وان تشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله —
(۲) وتصلی الصلوٰة بوضوء سابغ لاوقاتها وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان
(۳) وتحج البیت ان کان لک مال
(۴) وتصلی اثنا عشر رکعة فی کل یوم ولیلة —
(۵) والوتر لا تترکه فی کل لیلة
(۶) ولا تدع حضور الجمعة والعیدین
(۷) ولا تلعب ولا تله مع اللاهین
(۸) وتصبر علی البلاء والمصیبة ـ ولا تدع قراءة القرآن
(۹) ولا تحلف بالله کاذباً
(۱۰) واکثر من التسبیح والتهلیل والتکبیر
ولا تشرب الخمر ولا تزن
(۱۲) ولا تشرک بالله شیئاً
(۱۳) ولا تشهد شهادة زور

یہ کہ تو گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مسجود بغیر اللہ کا اور محمد رسول اللہ کے ہیں ـ
اور کامل وضو سے بوقت نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیا کرے اور روزے رمضان
اگر مال و استطاعت ہو تو حج کعبۃ اللہ کرے ـ
دن رات میں بارہ رکعت نماز سنت پڑھا کرے ـ
وتر کسی رات میں نہ چھوڑے
جمعہ اور عیدین کا حاضر ہونا مت چھوڑ
اور کھیل کھو کرنے والوں کے ساتھ لہو و لعب مت کر
بلا اور مصیبت پر صبر کر ـ قرآن پڑھنا مت چھوڑ ـ
خدا کی قسم جھوٹی مت کھا
سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر بہت پڑھا کر
شراب مت پی زنا مت کر ـ
خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر ـ
جھوٹی گواہی نہ دے

مرنجان دل مادر و هم پدر (۱) | به بیداد مال یتیمی مبر (۲)

مکن با هوا و هوس هیچ کار (۳) | خیانت روا با مسلمان مدار (۴)

مرو با نمیمه میان دو کس (۵) | به زشتی مکن ذکر مسلم به پس (۶)

ز خویشان نباشی تعلق گسل (۷) | طریق تمسخر به هر دم بهل (۸)

نگهدار از لعن مردم زبان (۹) | مکن قذف هر محصنه از زنان (۱۰)

تو کوتاه را کوته اصلا مخوان | چو مد نظر عیب باشد از آن (۱۱)

هر آنچه رسیدت شد آن بی خطا | هر آنچه خطا کرد بد نارسا (۱۲)

به شکر خدا باش رطب اللسان (۱۳) | مشو ایمن از قهر او یک زمان (۱۴)

(۱) ولا تعق والدیک — ماں باپ کی نافرمانی مت کر اور انکو تکلیف نہ دے

(۲) ولا تاکل مال الیتیم ظلماً — یتیم کا مال ظلم سے مت کہا جا۔

(۳) ولا تعمل بالهوی — خواہشات نفسانی پر عمل مت کر

(۴) ولا تغل اخاک المسلم — مسلمان کے مال میں خیانت مت کر

(۵) ولا تمش بالنمیمة بین الاخوین — دو مسلمان بھائیوں کے درمیان چغل خوری مت کر

(۶) ولا تغتب اخاک المسلم — مسلمان بھائی کی غیبت مت کر

(۷) ولا تقطع اقرباءک وصلهم — قرابت داروں سے قطع قرابت نہ کر بلکہ صلہ رحمی کر

(۸) ولا تسخر باحد من الناس — کسی شخص سے تمسخر مت کر

(۹) ولا تلعن احداً من خلق الله — خدا کی مخلوق سے کسی کو لعنت اور گالی گلوچ مت کیا کر

(۱۰) ولا تقذف المحصنة — محصنہ عورت پر بہتان زنا مت کر۔

(۱۱) ولا تقل للقصیر یا قصیر ترید بذلک عیبه — پستہ قد کو پستہ قد مت کہہ جب اس کہنے سے عیب لگانا مقصود ہو

(۱۲) واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک — اور جان لے کہ جو چیز تجھے پہونچی وہ بغیر پہونچے نہ رہتی اور جو چیز نہ پہونچی اس کا پہونچنا ممکن ہی نہ تھا

(۱۳) واشکر الله علی نعمته — خدا کے نعمتوں کا شکر ادا کیا کر۔

(۱۴) ولا تامن من عقاب الله — حق تعالیٰ کے عذاب سے نڈر نہ ہو

باب دوم در نظم ترجمہ چہل حدیث از مدارج النبوة و جمع الفوائد

رسول الوری خاتم المرسلین | بفرمود از وحی رب متین
مدار عملہا بہ نیت بود | کہ ہر کار حسب طویت بود (۱)
ہمین است از حسن اسلام مرد | کند ترک چیزی کہ سودش نکرد (۲)
کند نصح آن کو بہ ملت بود | کہ دین در حقیقت نصیحت بود (۳)
بدان مسلم آن را کہ ہر مسلمی | ز دست و زبانش نبیند ستمی (۴)
بغیر آنچہ بر خود پسندی پسند | کہ گردی از آن مومن ارجمند (۵)
زبانی بر آنکو با غش کند | کہ ماوای خود اندر آتش کند (۶)
کی آن مرد باشد با ایمان و دین | کہ نبود بعہد و نباشد امین (۷)
اگر مشورت با تو گیرد دگر | امین باش و بر راہ خیرش ببر (۸)

(۱) انما الاعمال بالنیات اخرجہ الشیخان
(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ الترمذی
(۳) الدین النصیحة رواہ المسلم
(۴) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ رواہ البخاری
(۵) لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الشیخان
(۶) من غشنا فلیس منا رواہ الترمذی
(۷) لا ایمان لمن لا امانة لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہما البیہقی و ابن النجار
(۸) المستشار موتمن رواہ الترمذی

اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں
آدمی کے اسلام کی خوبی سے بیفائدہ کام چھوڑ دینا ہے
دین نصیحت یعنے ہر شخص کی خیر خواہی ہے
مسلمان وہ ہیں کہ اور مسلمان اسکی ہاتھ اور زبان سے امن میں رہیں
کوئی شخص تم میں سے مسلمان نہوگا جب تک کہ جو امور اپنے لئے پسند کرتا ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرے
جو شخص ہمسے فریب یا خیانت یا بدخواہی یا خبث باطنی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
جس شخص کو امانت داری نہیں اوسکو ایمان نہیں اور جسکو عہد کی پابندی نہیں اوسکو دین نہیں
جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہونا چاہئے

بود رهنما سوی فضل ثواب — بنزد یک ایزد چو فاعل شتاب (۱)

مبردار چوبت ز فرزند و زن — وگر سیرتی بهر تادیب زن (۲)

همانست نیکوتر اندر انام — که با اهل خود نیک باشد مدام (۳)

هر آنکس که باشد باعمال پست — نسب کی دهد در بزرگیش دست (۴)

بود وصل یاران چو مقرون بفصل — فزون گرد الفت ازین گونه وصل (۵)

نشد جمع با هیچ شیئی هیچ شی — نکوتر ز حلمی که با علم شی (۶)

یکی تندرستی فراغت دگر — دو نعمت هر دو مغبون بسی از بشر (۷)

فسادی ز خلق بد اندر عمل — چنانست کز سرکه اندر عسل (۸)

مده دل بسبز اے بد اصل زن — حذر میکن از سبزهٔ زار دمن (۹)

(۱) الدال علی الخیر کفاعله رواه المسلم — نیکی کی راہ بتلانے والے مثل نیکی کرنے والے کے ہو

(۲) لا ترفع عصاك عن اهلك رواه ابو نعیم — اہل وعیال سے عصا مت اوٹھائے یعنی انکو ادب کیا کر

(۳) خیرکم خیرکم لاهله رواه الطبرانی — تم میں زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے زیادہ نیکی کرتا ہو

(۴) من ابطاء به عمله لم یسرع به نسبه خرجه المسلم — جسکو اوسکے عمل نے پیچھے رکھا اوسکو اوسکا نسب آگے نکریگا

(۵) زر غبا تزدد حبا رواه الطبرانی — احباب سے فاصلہ سے ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی

(۶) ما جمع شی الی شی احسن من حلم الی علم رواه الطبرانی — کوئی شئے دوسری شئے کے ساتھ جمع نہ ہوئی بہتر حلم سے جو علم کے ساتھ ہو

(۷) نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحة والفراغ رواه البخاری والترمذی — دو نعمتیں ہیں کہ نقصان میں ہیں (یا فریفتہ ہیں) ان کے اکثر آدمی ایک تندرستی دوسری فراغت

(۸) الخلق السئ یفسد العمل کما یفسد الخل العسل رواه الطبرانی — بدخلقی عمل کو اسی طرح خراب کردیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو

(۹) ایاکم وخضراء الدمن رواه الدارقطنی — سرگینوں کی سبزی سے بچو یعنی خوبصورت عورت سے جو بد اصل ہو

عـہ سبز بفتح اول و سکون ثانی بلغت دری و لغت هندی بمعنی پست باشد که مقابل بلند است کذافی برہان قاطع
حافظ شیرازی فرماید — ساقی اگرت ہوائی ماست — جز بادہ مده که پیش ماست
نـہ نشد جمع چیزے بچیزے بہین — ز حلمی که با علم گردد قرین

بجز رفعتے نیست در انکسار (١) | بجز عزتے نے بعفو شعار (٢)
زبان فصیحت از حسن مرد | تو ہم شاید درین امر گرد (٣)
شدید آنکہ بر نفس آمد شکست | نہ آنکس کہ شد بر بشر چیرہ دست (٤)
بکتمان آفات و اخفائے رنج | بود از نکوئی گرانمایہ گنج تو را (٥)
الا فضل علم است بہتر ترا | ز فضل عبادت بہر دو سرا (٦)
نباشد چو خلق خوش اصلا حسب | کہ خلق حسن ہست مقبول رب (٧)
عقیل آنکہ از بہر روز قیام | عمل کرد وہم نفس را ساخت رام (٨)
ہمانست عاجز کشد نفس را | مطیع و تمنا کند بر خدا (٨)
بود نیمہ علم حسن سوال (٩) ہم | قناعت چو گنجینہ بے زوال (١٠)

(١) التواضع لا یزید الا رفعۃ رواہ المسلم
(٢) العفو لا یزید العبد الا عزا رواہ المسلم
(٣) جمال الرجل فصاحۃ لسانہ رواہ الحاکم
(٤) لیس الشدید من غلب الناس انما الشدید من غلب نفسہ رواہ المسلم
(٥) کنوز البر کتمان المصائب
(٦) فضل العلم خیر من فضل العبادۃ رواہ البزاز
لا حسب کحسن الخلق
(٧) الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت ۔ والعاجز من اتبع نفسہ وتمنی علی اللہ رواہ احمد
(٨) حسن السوال نصف العلم رواہ الدیلمی
(٩) القناعۃ کنز لا یفنی رواہ البیہقی

گناہوں کا بخشنا انسان کی عزت ہی بڑھاتا ہے
عاجزی انسان کا مرتبہ ہی بلند کرتی ہے
انسان کی زیب و زینت اوسکی زبان کی فصاحت ہے
شدید وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غالب ہو شدید وہ ہے
جو اپنے نفس پر غالب ہو ۔
نیکی کے خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے
علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے ۔
مثل خوش خلقی کے کوئی بزرگی اور شرف نہیں ہے
عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کیا
عاجز وہ ہے جسنے اتباع نفس کی اور اللہ پر تمنا رکھا ۔
سوال کی خوبی آدھا علم ہے ۔
قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا

(١٠) [illegible] اعتبار گذشتن از گناہ [illegible] ١٢

ودادست نصف خرد با بشر (۱) | بسان تصدق گذشتن ز شر (۲)
ز تاثیر خالی نباشد رضاع | که آید تغیر ازو در طباع (۳)
نه مالے نکو باشد از عاقلی (۴) | نه فقرے بود بدتر از جاہلی (۵)
نباید کمی از تصدق بمال (۶) | مکن ترک خیرات در ہیچ حال
شماتت مکن تا خدای جہان | نسازد ترا مبتلا جاے آن (۷)
بسان غریبی بسر بر جہان | ز اہل قبور است شب و روز دان (۸)
ترا حب شئے میکند کور و کر (۹) | فنونش ز جادو بود بیشتر
ہر کس که باشد محبت ترا | شوی ہم کالش بروز جزا (۱۰)
رسول امین و امیر عرب | بفرمود المرءُ مَعَ مَن اَحَب

کمی

(۱) التودد الی الناس نصف العقل
(۲) ترک الشر صدقہ -
(۳) الرضاع یغیر الطباع رواہ ابن حبان
(۴) لا مال اعز من العقل رواہ العسکری
(۵) لا فقر اشد من الجہل رواہ العسکری
(۶) ما نقص مال من صدقۃ رواہ المسلم
(۷) لا تظہر الشماتۃ باخیک فیعافیہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی
(۸) کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور رواہ البخاری
(۹) حبک الشیء یعمی ویصم رواہ احمد
(۱۰) المرء مع من احب اخرجہ الشیخان

محبت رکھنا لوگوں سے نصف عقل ہے
برائی اور شر چھوڑ دینا بھی ایک صدقہ ہے
دودھ سے طبیعت و سرشت متغیر ہو جاتی ہے
کوئی مال عقل سے زیادہ عزیز نہیں ہے
کوئی افلاس جہالت سے زیادہ سخت اور برا نہیں ہے
صدقہ اور خیرات سے مال کم نہیں ہوتا
اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی امر مکروہ پہونچے تو اوس پر خوش نہو تاکہ خدا اوسکو اچھا اور تجھکو مبتلا نکردے
دنیا میں ایسا رہ جیسے کہ تو مسافر یا راستہ ہی گذرنے والا اور اپنے آپکو مردوں سے سمجھ۔
کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔
آدمی اوسکی ساتھ ہے جسکو دوست رکھتا ہے

۵ مَعَ مبنی یا وہو اسم لانہ قد یسکن کذا فی الصراح وقال ابن مالک فی الالفیۃ مع مع فیہا قلیل ونقل الخ

باب سوم در نظم ترجمۂ چهل حدیث از اربعین امام نووی و مولانا شاه ولی الله دهلوی رحمهما الله القوی وغیرهما من کتب الاحادیث النبویة علی صاحبها الصلوٰة والتحیة

بگفته نبی سرور کائنات — علیه مع الآل ازکی الصلوٰة

بود حکمت گم شده یک عزیز — بهر جا که در یابش گیر تیز (۱)

نگهدار ما بین فکین خویش — که بر هم نه مالی تو کفین خویش (۲)

پے ضامن شرمگاه و زبان — شوم ضامن بوستان جنان (۳)

خموشی که ستر جهالت بود — فزون فضل از عبادت بود (۴)

خموشیست آرایش عاقلان — سر خلقهای نکو در جهان (۴)

نگر پیش ازان دم که نزد خدا — نگردد قبول از خلائق دعا (۵)

کنید امر معروف نهی از امور — که منکر بدانندش اهل شعور (۵)

(۱) کلمة الحکمة ضالة المؤمن اینما وجدها فهو احق بها رواه ابن ماجه

(۲) کف هذا علیک واخذ بلسانه وقال صلعم رواه الترمذی البلاء موکل بالمنطق رواه القضاعی من صمت نجا رواه احمد

(۳) من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة رواه البخاری

(۴) الصمت ارفع العبادة والصمت زین للعالم وستر للجاهل والصمت سید الاخلاق رواه الدیلمی وابن حبان

(۵) مروا بالمعروف وانهوا عن المنکر قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم رواه ابن ماجه

حکمت اور عقلمندی کی بات مسلمان کی گم کی ہوی شے ہے جہان پاوے وہ اوس کا زیادہ حق دار ہے

اس زبان کو روک - بلا مقرر ہوی بات کرنے پر -
جو شخص چپ رہا نجات پایا -

جو شخص ضامن ہو میرے لیئے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دو جبڑون اور دو رانون کے ہے میں اوسکیلیئے جنت کا ضامن ہوتا ہون

خاموشی بلندترین عبادت ہے اور خاموشی عالم کی زینت جاہل کی پردہ پوش اور اخلاق کی پیشوا ہے -

اچھی باتون کا حکم کرو اور بری باتون سے منع کرو قبل اسکے کہ دعا کرو اور قبول نہو

بود بہتر مردمان آن کسی — کہ نفعش رساند بمردم بسی (۱)

سعید آنکہ عبرت گرفت از دگر (۲) — بہر گردش دہر دارد نظر

بود آنکس کہ او سرور قوم ہست — بلا شبہہ او چاکر قوم ہست (۳)

نکرد آنکس کہ شکر خالق ادا — کہ شکر مخلوق نارد بجا (۴)

بمسلم نباشد ز مسلم حلال — زیادہ ز سہ روز ترک مقال (۵)

اگر بہرہ باشدت از شعور — بکتمان مدد جوی اندر امور (۶)

خطا کار باشد اگر یار تو — خطا راہ یابد در اطوار تو (۷)

صفای بآئین دین لازم است — کہ ہر مسلم آئینہ مسلم است (۸)

کریمی چو از معشری آیدت — بدل عز و اکرام او بایدت (۹)

ز ما نیست آنکس کہ حظی نبرد — ز عز بزرگان و الطاف خرد (۱۰)

(۱) خیر الناس انفعهم للناس رواہ القضاعی

(۲) السعید من اتعظ بغیرہ رواہ الدیلمی

(۳) سید القوم خادمهم رواہ الدیلمی

(۴) لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس رواہ احمد

(۵) لا یحل لمسلم ان یهجر اخاہ فوق ثلاث اخرجہ الطبرانی

(۶) استعینوا علی الحوادث بالکتمان رواہ القضاعی

(۷) المرء علی دین خلیلہ رواہ ابو داؤد

(۸) المسلم مرآۃ المسلم رواہ ابن منیع

(۹) اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ رواہ ابن ماجہ

(۱۰) لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا اخرجہ الطبرانی

بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاوے

نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے

سردار قوم کا خدمت گذار قوم کا ہوتا ہے۔

خدا کا شکر نہیں کرتا وہ شخص جو بندوں کا شکر گذار نہیں

مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑ دے

مدد چاہو پوشیدہ طور سے حاجتوں پر کیونکہ حاسدین ہوا کرتے ہیں

آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہو جاتا ہے

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے دل صاف رکھو اور عیب بتلا دو

جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آوے تو اسکی تعظیم کیا کرو

جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

بحشر و خدا آنکه ایمان اوست — بر و عزت جار و مهمان اوست (۱)

اگر از خود و قدر خود واقفی — نگردی هلاک و ز حق عارفی (۲)

مکن تا توانی ز روے نیاز — به پیش کسان دست خود را دراز (۳)

بود دست بالا نکوتر ز پست — تفاوت درین هر دو هست آنچه هست (۴)

قریب است فقر ار علم بر کشد — که تا غایت کفر آن سر کشد (۵)

چو وا شد در رزق محکم بگیر (۶) — مران خشم بر هیچ برنا و پیر (۷)

نباشد بر اهل دانش خبر — چو آن شے که می بگذرد از نظر (۸)

بود کافی از بهر کذب بشر — که گوید هر آنچه شنید از خبر (۹)

مجالس امانات هستند زفت — خیانت نباید بحرفی که رفت (۱۰)

---

(۱) من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه اخرجه الشيخان

(۲) من عرف نفسه فقد عرف ربه وما هلك امرء عرف قدره

(۳) لا تسئلوا الناس شيئا رواه الديلمي

(۴) اليد العليا خير من اليد السفلى

(۵) كاد الفقر ان يكون كفرا رواه ابن منيع

(۶) اذا فتح لاحدكم باب رزق فليلزمه رواه البيهقي

(۷) لا تغضب [illegible]

(۸) ليس الخبر كالمعاينة اخرجه الطبراني

(۹) كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع رواه مسلم

(۱۰) المجالس بالامانة رواه الترمذي

جو شخص ایمان لایا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے
جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اپنے مہمان کی تکریم کرے

جس نے اپنے آپ کو پہچانا وہ خدا کو پہچانا وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر جانی

لوگوں سے کوئی چیز مت مانگا کرو۔

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔

قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جاتا [illegible]

جب کسی شخص کیلئے دروازہ رزق کا کشادہ ہو تو اسکو لازم پکڑے [illegible] اخرجہ البخاری

سنی ہوئی بات مثل دیکھی ہوئی کے نہیں [illegible]

آدمی کو جھوٹا ہونے کیلئے [illegible]

مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں [illegible]

درآور بگوش این سخن بالصور — میانه روی هست خیر الامور (۱)
کسی کہ زمال و متاعی غنیست — غنا درحقیقت غنای دلیست (۲)
شوی از سخاوت عزیز الورا — کہ خوی سخا هست خوی خدا (۳)
تصدق نگهدار داز نار جحیم — اگرچہ یکے پارہ باشد ز تمر (۴)
بود راجع اندر هبہ چون کلاب — کہ قی کردہ بازش خورند از شتاب (۵)
بود تائب از ذنب چون لم یخط (۶) — ز عفو ملک ملک یابد بقا (۷)
خلد هرچہ در دل گناه هست آن (۸) — والاثم ما حاک فی الصدر دان
ز دشمن بود باشدت ریو و رنگ — کہ در اصل نام فریب است جنگ (۹)
خوش آنکس کہ با وی حیا گشت جفت — نبی الحیاء کلہ خیر گفت (۱۰)
حیا مانع است از قبائح ترا — بکن هرچہ خواهی چو نبود حیا (۱۱)

(۱) خیر الامور اوسطها رواه السمعانی
(۲) الغنی غنی القلب رواه الدیلمی
(۳) السخاء خلق الله الاعظم رواه ابن حبان
(۴) اتقوا النار ولو بشق تمرة اخرجه الشیخان والنسائی
(۵) الراجع فی هبته کالکلب یعود فی قیئه رواه [illegible]
(۶) التائب من الذنب کمن لا ذنب له رواه ابن ماجه
(۷) عفو الملک ابقاء للملک رواه الرافعی
(۸) الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر رواه الحاکم
(۹) الحرب خدعة اخرجه الشیخان
(۱۰) الحیاء خیر کله (۱۱) اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجه الشیخان

(۱) سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے
(۲) تونگری مال کی تونگری نہیں ہے یعنی تونگر وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔
(۳) سخاوت تو صفت خدای بزرگی ہے
(۴) دوزخ سے بچو گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر
(۵) دی ہوئی شی کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرکے اوسکو کھا لیتا ہے
(۶) گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہے
(۷) بادشاہوں کی بخشش باعث قیام ملک ہے
(۸) گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا کرے
(۹) لڑائی دھوکے کا نام ہے
(۱۰) حیا سب کی سب خیر ہے (۱۱) جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔

در اسلام نبود ضرر و ضرار (۱) — بخیر و کرم کن مکافات شر

تدابر بد و نیز بغض و حسد — چو بیع تو بر بیع غیر است بد (۲)

مکن ظلم مسلم و خذلان و تکذیب کس — مواخاة کن با مسلمان و بس (۲)

ز مسلم و خون و ناموس و مال — حرام است بر مرد مسلم حرام (۲)

بود باهمی اتفاق ارجمند — که مردم چو دندانه شانه اند (۳)

الست اتباع سواد عظیم — که در انفراد است خوف جحیم (۴)

نبی آنکه زو مانع معنی شگفت — فمن شذ قد شذ فی النار گفت

باب چهارم در نظم چند کلمات طیبات حضرات صوفیه علیهم تحیات رب البریة

تصوف نه این لبس صوف است و بس — بود راستی با خدا هر نفس

دوم کردنت تابع حکم رب — همه آرزوهای خود روز و شب

سوم خیر با خلق و کار دگر — به از کار خود داشتن در نظر

بود بندگی نزد اهل صفا — رضای خود اندر رضای خدا

---

(۱) لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام رواه ابن ماجه

(۲) لا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یبع بعضکم علی بیع بعض المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یکذبه ولا یحقره کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه المسلم

(۳) الناس کاسنان المشط

(۴) اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

اسلام میں تکلیف پہونچانا اور مبادلہ تکلیف کی تکلیف پہونچانا نہیں ہے آپس میں ملنا جلنا ترک اور بغض و حسد مت کرو اور باہم بھائی بھائی ہو جاؤ ای خدا کے بندو کوئی شخص دوسرے کے مول پر مول نہ کرے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اوپر ظلم نہ کرے اوسکو ذلیل نہ کرے اوسکو جھٹلاوے نہیں کل مسلمان مسلمان پر حرام ہے اوسکا خون اوس کا مال اوسکی آبرو

آدمی مثل کنگھی کے دندانوں کے ہیں

بڑی جماعت کی اتباع کرو جو علیحدہ ہوا دوزخ میں علیحدہ ہوگا

به تقدیر خود شادمانی مدام | عمل حسب فرمان خیر الانام
محبت سه قسم است ای هوشیار | به دنیا به دین و به پروردگار
محبت به دنیا سراسر دنیست | که انجام او غیر افسوس نیست
محبت به دین جز خیال بهشت | نباشد خوشا آنکه او را سرشت
محبت به حق مایه خرمیست | ز دنیا و دین پیش او بی غمیست
بموجب آن کو بود بی زوال | وگرنه بمانی بحزن و ملال
تفکر دو قسم است ای نیکنام | یکی زان حلال و یکی زان حرام
به کیفیت ذات حق فکر تست | نباشد مگر غیر حیرت بدست
تفکر در اسرار خلق و جهان | بآتش هلاک و خصومت بیان
دگر فکر در صنعت کردگار | بدل مورث حکمت آشکار
دگر فکر نعمای پروردگار | بود منشأ الفت و حسن کار
تفکر در اقوال و افعال خویش | بدان باعث حسن احوال خویش
تفکر بکار خود از راه عیب | شود موجب شرم نی وهم و ریب
مبر رنج از بهر دنیای دون | زیاد کس نیست قدرش فزون
کند توبه هر گناه کبیر | بغفر مود تو بوا خدای قدیر
کند آنکه علم و ادب حاصل | ز دور و رضای خدا و رسول

۲۲ باب پنجم در نظم ترجمه نصایح و حکم علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام رحمهم الله الی یوم القیام

نخست ای برادر خدا را شناس / محمد نبی الورى را شناس
مبردار چیزی ز طاقت فزون / میندیش امری ز عادت برون
مکن کار بیفایده زینهار / مدان مال و اسباب را پایدار
مخور غصهٔ آنچه رفتست ز کف / اگرچه بود لعل و در نجف
ز خوی بدی حرص و بخل و نفاق / حذر کن که زشت است بالاتفاق
موثر بر آنکس که خشم تو نیست / اگر خشم رانی بجز حمق چیست
تو بیکار عمرت مده رایگان / نشستن برفتن برابر مدان
بنان جوین خوانت آراستن / به از من و سلوی ز کس خواستن
رسد گو همان شی که باشد بخت / ز مال و متاع و زر و سیم و رخت
اگر چون بما داد حق دست و پای / عطا کرد از لطف خود عقل و رای
بود حیف گر مثل بی دست و پا / نشینیم ساکت بدست و عصا
بما فرض شد کوششی کردنی / نه چون دام و دد خفتنی خوردنی
همی بایدت جستن مدعا / ندانی لکل امرء ما سعی
باندازهٔ محنت و کد تو / ترقی کند جاه و دان جد تو(۱)
بشب در سر جاه بیدار باش / بدریا در آ چون کنی در تلاش
بلا جهد خواهی چه جاه و جلال / کنی عمر ضائع بحرص محال
ز ناکامیابی مشو تنگدل / بدل باش در سعی خود مشتغل
ز کوتاهی فکر و ضعف شعور / بماند ز اقبال هر مرد دور

(۱) جد بالفتح بهره و بخت و توانگری و بزرگی و عظمت کذا فی المنتخب

نصیحت شمارد هر آنکس که عار — فضیحت ز جانش برآرد دمار
ز حکمت ببالد شرف در شریف — رذالت پذیرد زوال از جلیف
بود فخر بهتر بفضل و ادب — ز فخری که باشد باصل و نسب
خنک آنکه باشد بعیبش بصیر — نه بیند عیوب دگر چون ضریر (نابینا)
ز کار خود آنکس که غافل بود — بکار تو ناچار کاهل بود
بهر کس کند مرد بدظن بد — که بیند چو می بیند از چشم خود
اگر خرده گیری بهر کار یار — شود یار دشمن در انجام کار
ز بدخواهی یار و مکر عدو — خدا را بپرهیز و دوری بجو
اگر دوست کفران نعمت کند — وگر دشمنت غدر نقمت کند
از آن قطع الفت مکن زینهار — وزین تار الفت مبند استوار
همانا همانست مرد حلیم — که بر بنده بخشد گناه عظیم
بدنیا از آن نیست کمزورتر — که نتوان نهان داشت راز از بشر
بجز سینه سر رانده جایگاه(۱) — بمنت مکن اجر احسان تباه
رعایا چو هستند بر خلق شاه — سزد شاه را خلق و حلم آله
از آن شه شد دو جهان شاه هست — که از عدل وی ملک آباد هست
ز الطاف گرگ است هم شیر یار — ز جور است هم شیر بر کار زار
ز آزار گردد امارت تباه — لابل الایادی تحز الجباه

(۱) وهسم و زینجه افتاده، راز فاضل جاهل گفته ـه واز افضت عن السرائر ختمها ـ فاسمع صدا نامن الوف رجاله

بپرهیز از مفسد و بخیل از مصر — که انجام اصرار بیند مضر
شنیدم ز داننده نکته رس — ز جمله جهان بدتر اندان سه کس
یکی آنکه زو نیست امید خیر — نه امنی ز شرش بود دل ضمیر
دوم زن که در طینتش هست شر — سوم جار موذی که جوید ضرر
نه یادت کسی را باهل و عیال — به هنگام افلاس باشد وبال
نشان حماقت بدان بالیقین — بقول علی سید العارفین
یکی بی تفکر ادای جواب — دوم التفاتی بهر شیخ و شاب

۳۳ باب ششم در نظم چند پند سودمند حکیم لقمان و غیره من الاعیان

تو اول بگفتار خود کار کن — وزان پس نصیحت باغیار کن
سخنها باندازهٔ خویش گوی — بلندی مبین بیش و پستی مجوی
بکن هرچه امروز در دست بود — که فردا سر کار دیگر بود
بچیزی که تو مبتلائی در آن — مکن غیر خود را ملامت بر آن
باندازهٔ دخل کن خرج خویش — وگر نه شود جان زار تو ریش
بسختی و درماندگی آشنا — محبان خود را بصدق و صفا
معین باش در کار امیدوار — که باشد معین تو پروردگار
با دل باندیش و آخر نگر — ز گفتار بیهوده سوی مجو
ز مخمور و مغرور و نادان و خیز — بپرهیز و تا پاس داری گریز

حذر کن برای خدا زان سفیه — که مر خویشتن را بداند فقیه

ز انبای خود تو همان چشم دار — نهی هرچه ز ابای خود طرح کار

باندازه و حق هر یک ترا — بباید نمودن سزا و جزا

بتعجیل و جنگ و فساد و فضول — نیامیزد الا ظلوم و جهول

مکن عمر برباد در کاهلی — بکار نکو باش گر عاقلی

مکن بر زن غیر هرگز نگاه — به ناکرده خود جزای مخواه

مخور نان خود را بخوان دگر — مکن مال خود را بهر دم هدر

مکن عادت اکل و نوم کثیر — که عیب است از بهر برنا و پیر

منه دل به بدگوی مردمان — به بد آید کس مشو همزبان

سخن حسب دل خواه مردم بران — که جای تو باشد بدل بیگمان

تو ناکرده را کرده دانی اگر — بجهل مرکب شوی پرخطر

نیاموخته اوستادی مکن — بحجت بگو هرچه گوئی سخن

تن و جامه خویشتن پاک دار — به رب الوری نفس خود را سپار

مبر نام مرده به زشتی و عیب — که نکته نواز است دانای غیب

ز بد اصل امید الفت مدار — بتدبیر و دانش بکن جمله کار

فساد دگر جانب خود مگیر — بکن صلح با هر صغیر و کبیر

تو اوستاد را از پدر بیش شمار — به ناکسان دل منه زینهار

جوانمردی و راستی پیشه کن — چو کاری نمائی باندیشه کن

بہر نیک و بد آبروئیت مریز
بشو دور ازین عاقل باتمیز

بہ زنہا مکن مشورت در امور
کہ در زن بود نقص عقل و شعور

میارا ے خود را بسان زنان
مکن با زنان خلوتے ہر زمان

بکن از عدویت عمل این چنین
کہ ناچار گردد چو یاران معین

مکن خاطر دوستداران فگار
کہ گردند دشمن در انجام کار

بدہ از دلت یاد موت و خدا
فراموش کن نیکی کردہ را

ہمیشہ ز خوف حق اندیشہ کن
ز فاضل ترا بس ہمین یک سخن

معذرت

اون علماے نامی وفضلاے گرامی کی خدمت مین جو اس رسالہ پر تقریظات تحریر فرماے ہین ادبا گذارش کیجاتی ہے کہ مصنف حقیر بوجہ کم استعدادی کے درپیش علم وفضل حضرات مقرظین کے امتیاز سے مجبور وعاجز تھا لہذا جس ترتیب سے تقریظات وصول ہوین اوسی ترتیب سے چھپوادی گئی ہین ٥

والعذر عند کرام الناس مقبول

العبد الضعیف
قطب الدین محمد محمود علی حیدرآبادی

تقاریظ و آراے علماے کرام و ادبا و ذوی الاحترام کثر اللہ امثالہم و ادام اظلالہم

راے بیضا ضیاے حضرت استادی سند العلما فخر الفضلا زبدۃ العرفا

عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد منصور علی صاحب مرادآبادی صدر مدرس مدرسہ طبیہ یونانیہ کلکتہ

خاکسار نے پند کامل کو اول سے آخر تک بغور دیکھا ماشاء اللہ ایسے مضامین مشکلہ کو کیا الفاظ سلیس با محاورہ میں ادا کیا ہے کہ اول ہی نظر میں مطلب صاف کا انکشاف کما ینبغی ہو جاتا ہے الحق احادیث اربعین کو جو بیان احکام الٰہی میں قابل و دل میں اس خوبی سے کسی نے نظم نہیں کیا یہ کتاب اس لایق ہے کہ طلباء مدارس کی تعلیم کے واسطے مقرر کیجاوے تاکہ ان کو بذریعہ اس نظم سہل الماخذ کے اصول دینیہ کا حفظ رکھنا آسان ہو اور ان کے اخلاق و عادات درست ہو جاویں اور زبان فارسی کے محاورات سے بھی ان کے بہرہ ور ہوں غرض تہذیب اخلاق و معاشرت کے واسطے یہ کتاب بہت عمدہ نسخہ ہے کہ باوجود اختصار و ایجاز کے تمام حقائق و اصول اخلاق کو پوری حاوی ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصنف جناب مولوی قطب الدین محمود علی صاحب کو جزاے خیر عنایت فرماوے اور اس کتاب کو خاص و عام کے واسطے مفید کرے آمین۔

تقریظ شریف و راے منیف امام الفن و استاد الزمن سید الشعرا و رئیس الادبا المتقدم بعلمہ الانام

والمفتخر بفضلہ الخاص والعام الشیخ المحقق والجہبذ المدقق ناموس الادب نبراس العرب

الذی ینسب الشعر والشعر بنسبہ ویدعو القول السحر بحسبہ اعنی النواب دبیر الدولہ

سناد الملک بہادر سلطان العلما السید علی بن السید ابی الحسن الشوستری الجزائری

لازالت سدتہ العلیۃ مناخ مطایا امانی المستفیدین الی یوم الدین

نحمد اللہ الذی جلت اسماءہ وافعالہ وتنزہت عن صفۃ الحروف کلماتہ واقوالہ علی ترقیات المسلمین الی معارج مصالح الدنیا والدین ونصلی ونسلم علی من بعث لتتمیم مکارم الاخلاق ومدار الانفس والآفاق بدین خیر الادیان وادا الامانۃ عرضت علی السموات والارض والجبال فابین عن حملہا بالاشفاق محمد سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ بدور الظلم وشموس الحکم وصحبہ والتابعین لہم باحسان من الیوم الی یوم الدین فی الحساب الدیان وبعد فلما رأیت ما نظم فی الاربعینات الثلث والحکم الجمع والوصایا المنسوبۃ الی عقلاء الدین من کل صنف بدیع الشاب الظریف والفاضل العریف العلم الذی لا یحتاج الی تعریف شحید الذہن وقاد الطبیعۃ زبدۃ المحصلین

المولوی قطب الدین و ما قاساه بالترجمة عن لسان عربی مبین الی الفارسی بلیغ حسین متین فرائها ما کتبه لالتفات
لتعلیم المبتدئین وتدریس المتوسطین الناظرین والمصنف من اهل حیدرآباد والمشتغلین فاعجبنا ذلك
ورائینا اجریا بالطبع والتقسیم فی المدارس للطلبة الفارسیة والمقلدین فقلدته بهذا التقریظ کقلادة من العقیق
علی الحور العین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

رائی فاضل علامه فهامه عارف دقائق معقول ومنقول واقف اسرار
غوامض فروع واصول عارج معارج بلند خیالی راقی مراقی حقائق باکمالی مجمع
فضائل منبع فواضل افضل الفضلای آوان اکرم اهل زمان عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب

این آثار قلم که مقتبس از انوار مشکوة جوامع الکلم است وحکم تجلی طور و تضمن النطوی العالم الاکبر فی مظهر الجامع الاصغر
فی الظهور دارد گوئی عنوان کمال افراز جامه اخلاق رجال واطفال است چون فهمیده را از و اعتباری و خواننده
را از و اعتباری باشد هر آئینه در خور آن است که سالخوردان و خورد سالان وطن و معلمان و متعلمان دکن ازو
استفاده واستفاضه گیرند که بها نا این لآلی نظم و نظم لآل براه سلاست و فصاحت مبانی و معانی خود گوهر آب
از آب زلال و شکرین مثال و شیرین مثال است البته سزاوار آنست که تمیمه بازوی خیال و تعویذ گلوی اعمال و افعال
واقوال اطفال گردد ــ فاضل محرر و محرر این مقدمه تقریر و تسطیر این ترجمه خیلی از کار کمال ووقفا در نظم ترجمه و ترجمه
نظم ثنا ل کرده است چون زواهر جواهر و جواهر زواهرش خیلی النفع و اوقع فی النفس است و فی نفس الامر
شایسته بایسته آنست که این در گرانبها را گوشواره گوش شاهزاده شهریار گرداند الی این بندر زمانه کوشش بکار که

هر سطر بسان نهر کوثر		از شیر و شکر بود مخمر
هر نکته از و شگفته باغی		افروخته تر ز شب چراغی

مرقوم باسم سامی ولیعهد و مرسوم به بسم نامی شاهزاده گرامی قدر رو بد و ممهد و مستند گردد همانا اولی و انسب
والیق والجب باشد شاید که بدین تقریب و تقدیم خدمت به تعظیم و تسلیم نعمت همت و همت نعمت که فریضه
فضلای دولت ودولت است چون مشعلی سائر بمدارس اطفال رائج و دائر گردد ــ بالجمله این عنوان
کمال و دیباچه افضال که از جامه اخلاق و اعمال است گلشنی است رنگین و جمعیت با آئین قابل حفظ
اطفال که تحفهٔ اخلاق حسنه از آن متصور بالیقین است چنانکه سیر و سیاحت گلها و ریاحین بساتین

موجب تسکین و تحسین خلقت ناظرین با تمکین است امید که مقبول خاص و عام و منظور انام و اثر البشر
مصنف او حاصل و واصل و متواصل گردد بالنبی و آله الامجد

این را یا رب تو خیر جاری گردان ور د اطفال سادہ ساری گردان

رای افضل العلما و اکمل الفضلا العلامة الاریب الشاعر اللبیب البحر الزخار و الحبر
القمقام عالیجناب مولانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ خان بہادر دام ظلہ قدر اواکم

رسالہ پند نامہ فصل و کہانی الواقع ان عقائد و خیالات و نصائح کا ابتدا ہمین فرشتہ سیرت بچون کے اذہان نشین ہو جائے

رای قدوة الکملا و اسوة الفضلا افقہ العلما و اعلم الفقہا عالیجناب حضرت
مولانا مولوی محمد عنایت علی صاحب دام فیضہم ابن حضرت مولوی کرامت علی صاحب

رسالہ پند نامہ فاضل مصنف جناب مولوی سید قطب الدین محمد صاحب کو مین نے دیکھا یہ رسالہ
ترجمہ صحیحہ مبنی بر احادیث جوامع الکلم قلیل المبانی و کثیر المعانی و نصائح و حکم ہے با وجود سلاست و
شستگی زبان فارسی کی ہر طرح اس لائق ہے کہ مفید خاص و عام اور داخل درس فارسی خوانان ہو

تقریظ بے نظیر و رای دلپذیر چکیدہ خامہ علامہ ادیب یکتہ و جامع علوم و ہنر صدر
آرای بزم خوش کلامی عزت افزای اریکہ بلند مقامی واقف فنون علمی باہر علوم
مفخر الشعرا و مقتدا الادبا عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی
نظامی صاحب آصفی و غیرہ سررشتہ دار دفتر پیشی قدر قدر حضور پر نور

الحمد للہ العزیز العلیم الحکیم والصلوٰة علی رسولہ محمد المبعوث الی کافة الامم بالخلق العظیم و علی آلہ الذین
الی صراط المستقیم و اصحابہ الذین ہم الاعلام فی النہج القویم اما بعد بر ضمیر ارباب بصیرت مخفی نماند کہ
صفیہ حدائق احادیث نبویہ و جانی ثمرات شہیہ ادواح کلمات قدسیہ مصطفویہ

اساس قوانین علمیہ علامة الزمن مفخر الدکن الفاضل الفاصل بین الحق والباطل مولوی قطب الدین محمود
رقاہ اللہ تعالی علی ذروة الکمال بین الاقران والاماثل چندانکہ بحلی فضائل
روزگار اند و ہر قدر کہ بحلل محاسن صوریہ و معنویہ و لطائف حقیقیہ

ابنای روزگار درین جزو زمان نظم لآلی مثالی احادیث خیر البریه که عبارت از جوامع الکلم است رشته
اندیشه را رسائی داده اند و این سلک گوهرین را که بدر غرر بحر نبوت منتظم گردیده در جنب گوهرهای عمانی
حکمة عملیه شیخ شیراز شیخ مصلح الدین سعدی انار الله برهانه نهاده اند هرچند که میزان ادراکم سنجیدن
این دو گرامی گوهر بکفه تساوی از عدل میشمارد لیکن ازانجا که گوهرهای لطائف معنویه این جوهری جواهر کلمات
قدسیه از عمان نبوت است گوهرهای صدف سفینه سعدی گوشواهوار باشد سنگینی فضیلت حقیقی کفه انصاف را
بتفضیل فاضل می آرد و می که اصحاب ادراک چشم بینش کشایند دریابند که زبان فاضل یگانه ترجمان او نیست
جوامع الکلم است و بیانش پرده کشای اسرار انا افصح العرب والعجم است اگرچه گهرهای سعدی خلاصه حکمت علیه است
لیکن سفینه فاضل لب لباب اسرار حکمة آلهیه است شاهد که بیان او بحلیه صدق و ما ینطق عن الهوی متحلی است و عروس
تبیان او را ان هو الا وحی یوحی حلی است اگر در مکتب متعلمان ادب آموز مبراین نامه فاضل گهرهای سعدی جای
خالی کند جای دارد که این طبع عربی نسب عجمی النقاب را ادای دلفریب انجمال معنویست و طرز فصاحت و انداز عبارات
از مفهوم نطق نبوتست الفاظش تازه سیاحین گلزار عجم اند و معانیش نفحات مشکین جوامع الکلم اند قد رصف فی هذه
الوجیزة المنظومة من الحکمة والعبرة فیصف واصفها انظمها ان من الشعر لحکمة از ساتکین بهترش صفائی مشربان را
صلاسی و یسقون من رحیق ختامه مسک داده اند و در نهر نهر مصرعه اش بهر سیراب قلوب ظامیه عینا فیها تسمی
سلسبیلا کشاده اند اگر یکی ازین چهل احادیث نبویه را چهل گنج جواهر حکمیه عملیه گویند بجا است و کلمات
طیبات صوفیه را اگر عالم لطائف معنویه خوانند سزاست اگر نتیجة الاعیان و خلاصة الاکوان مقدام العلما
و امام الکملا رئیس الفضلا منبع الادبا جلالت مآب کمالات انتساب فرید الدهر وحید العصر نواب
فلک جناب عماد الملک بهادر ناظم تعلیمات سرکار عالی دام بالمفاخر والمعالی باشاعت سفینه فاضل در
مدارس ممالک محروسه آصفیه نظامیه التفاتی فرمایند اطفال نوز آموز مدارس را بمنهج تقویم اخلاق
مرضیه و شمائل رضیه دلیل میگردد و سرمایه افتخار فاضل یگانه در چشم اعتبار روزگار میشود و قطع
نظر از تقریظ و رای عالی ناظم و ناز نکته سنج ماهر عمده ادبای اولی الابصار قدوة الشعرا
جادو نگار سیدی نسب والا حسب علامه علوم عربیه فهامه فنون فارسیه

غواص محیط سخندانی گنجینهٔ زواهر جواهر معانی عالیجناب مولانا مولوی
سید علی احمد صاحب شوق رکن مجلس بارگاه حضور نواب سر خورشید جاه بهادر دام اقباله

بنام خدای دو جهان بخشانندهٔ مهربان

دادار دانندهٔ نهان و آشکار را نازم - و وخشور بازپسین را به اقدستای دلگزین درنیازم که گوهر سخن را از دریای سینهٔ روشن درونان فراکشید - و زبان سخنوران را بفرتاب فرهیده سخن آب و تابی بخشید - آرش آفرینان سخن سنج در روزگار خویش از نگارش و گذارش بر گفته های آئین و کیش یادگاری گذاشتند - و سخن سنجان گهر گنج در هنگامهٔ گرم بازاری روزگار به سرمایهٔ بیش بها گفتار کالای بلند نامی برداشتند و ستوده در شیوه پیشوایان سخن طراز سعدی نام سخن آفرین شیراز که آفرینها از آفرینده یکتا بر روان آن پاکباز باد خوبا گفتنی ناگفته - و شگفت گلها از گلستان و کریمایش شگفته - ایدون در بازپسین سخنوران نامی قطب الدین محمود علی فاضل نام در کردار و کنش گرامی سه چهل تا فرمان از فرموده های وخشور بی همتا پیغمبر خدا در خور هزاران درود و اقدستان روشن و نهان که سعدی نامدار رفته در بند نگارش آورد - همانا گوی گوی پیشی از پیشینیان فرابرد - نبامیز و خوشا گفته گهرها از نوک زبان سفته - جداشناس هست و بود داند که در نو و کهن جداییها است - در هر فرهنگ و گروه شناسد که در ریز و کیب در در اندازه پیدا است سخنور شیراز را اگر زیبای گفتار از گزارش پند نیوندگان پسنداست سخنگوی دکن را بالای از نگارش فرازمان خدا راننده و بنده را خداوند است - آنچه نگاشته نه آنست که بیننده را از دیده دور شود آنچه گفته نه چنانست که داننده را از دل بیرون رود - همه خوبیها در پیرایهٔ اندرز و پند آراسته - همه گر و بیها در پیرو گفتگو پیراسته - هر چه گفت در خور آنست که شنوندگان به دل و جان این گهرهای ارمغان را آویزهٔ گوش کنند - نی نی گهرشناسان هنرور این گران ارزمایه را از سراپردهٔ گوش سبک در گوشهٔ دل نهند - سرنشین کارگاه آفرینش گرامی منش خجسته کنش نواب عماد الملک بهادر گران بهادر را اگر این کارنامه را در رشتهٔ آموزگاران هنری جا دهند بجا است که زیبا گفتار را با آموزش کردار رشته و پیوند خوشنما است ۵ سخن گر گوهر آتش ز دریا است ز دریا چون رسد در گوش زیبا است تو زبان دانی - اندازِ زبان را با سخن پیوند نگهدار د سخن ها است - خدایا فروغ این فرپود سخن به پرتو مهربانی آفرینندهٔ نو و کهن هر با پا در آب و تاب و گوینده به آئین بد پیرائی کامیاب باد -

تقریظ و مادهٔ تاریخ ریختهٔ خامهٔ مشکین ختامه و چکیدهٔ کلک جواهرسلک علامة الدهر فهامة العصر عمدهٔ علمای دوران نخبهٔ فضلای زمان قدوهٔ نحاریر نبلا زبدهٔ جماهیر کملا الشهم الالمعی والبارع اللوذعی فخر السند والدکن محرز قصبات السبق فی هذا الزمن کنز دائرهٔ بلی مشائخ المفاخر والمعالی عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد جمیل الدین عالی همم صدید خان بهادر

الحمد لله الذی جعل قدر العلماء ورواهم رداء الکبریاء واحد لسان البلغاء ورصع اقواطهم بلؤلؤ المعانی اللالاء ونشر فی الدهر ریاها ونور مصباحها واقوی جناحها واطاب رداحها وافاحها وزینه بابتسام ثغور الکلمات القدسیة وانارة باتقاد شعلة الاحادیث النبویة وافضل الصلوة وازکی التحیة علی سیدنا محمد خیر البریة الذی اختاره من شجرة الانبیاء ومشکاة الضیاء وذاویة العلیاء وسرة البطحاء وآله وصحبه الذین اورواقبا للقابسین وانار وعلما للحائرین بصلوة دائمة الی یوم الدین ـ اما بعد فلایخفی علی اخائر الذخائر الذین هم اولو البصائر وبشائر العشائر که درین کتاب که بلحاظ رفعت مبانی وجودت معانی لاثانی است ـ وسلک بیانش منتظم از درر غرر کلمات من اوتی سبع المثانی است بامعان نظر دیدیم وجواهر زواهرش در رشتهٔ بصر کشیدیم ـ واز بار گذارش بدامان گوش نکته چیدیم ـ اشهد بالله وکفی بالله شهیدا که مقتبس انوار نبویه ومجتنی اثمار مصطفویه حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مجمع فضائل منبع فواضل اعنی مولوی قطب الدین محمود علی فاضل وقاه الله عن دواهی الزمان دار الازل در ترجمهٔ احادیث اربعین جهد بلیغ نموده وابواب افادت بر مستفیدان هنر گشوده وگوی سبقت از ابنای روزگار ربوده ـ هر دره که در های شاهوار سفته ـ وهرچه گفته خوب گفته ـ لآلی اشعار شعری نثار ـ دراری نثر شعری مقدار نکته های برجسته غنچه های سربسته ـ مضامین آبدار چون زمرد تابدار آویزهٔ گوش روزگار ـ جان فصاحت در کالبدهای حروفش جاری وروان بلاغت در قوالب الفاظش ساری ـ هر نکته که از نوک خامه اش چکیده ـ چون آفتاب عالمتاب عالم ضیا گستری از خاور تا باختر کشیده ـ نامه اش از یواقیت درخشان ـ دل خون کن بدخشان ـ طبع مواجش از فرط آبداری ـ دریا را غوطه ده آب شرمساری ـ از انجا که همتش مصروف منافع الهام وشامل حال خاص وعام است نخواست که ناآشنایان لغات عربیه از درک غوامض نبویه محروم مانند ـ غبار ملال بر زدایای خواطر نشانند بتهذیب وترتیب ترجمه اش پرداخت ـ وگوش وذهن بازار را بحواهر لذائذ شوینده [illegible]

آن نواخت. و بر ایشان حقی لازم و واجب ساخت. هرچند بلحاظ بحر و تعداد ابیات با کریمای شیخ شیراز مصلح الدین سعدی علیه الرحمة شادی است لیکن از انجا که نورش مقتبس از چراغ هدایت گم کرده راهان وی را هر فحوا الیش از اجل فتاوی و بر اجل اخلاق و اکل حکم حاوی است. اگر گویم که پندنامهٔ فاضل پاسی جلالت بر فرق فرقدین گزارده پایهٔ قدرش از کریمای سعدی ترجیح دارد. از محکمهٔ انصاف دوری نجوئیم. و نبایستی خلاف نپوئیم. زیرا که متاع گرانمایهٔ سعدی از خزینهٔ سینهٔ سعدی است. و گهرهای لطائف معنویهٔ فاضل از بحر مواج من قال لا نبی بعدی است کسی نتواند که پندنامهٔ فاضل را از کریمای سعدی کمتر داند. و در بزم مسند آرایان معانی فروتر نشاند مذاقش ادبی است و ماخذش عربی و لآلیش از درج نبوی است و درایش از برج مصطفوی و کسی نیارد که بحرف گیریش آید و نظر عیب بر متاعش گشاید. گوهرش همائی است و یاقوتش رمانی شکرش ختنی است و عقیقش یمنی

مثنوی

تعالی الله زهی روشن بیانی — سخن خورشید و طبعش آسمانی
کلام جان نوازش از معانی — چو آب خضر بخشد زندگانی
بسلک نظم سفته آن لآلی — که دارد آب و تاب بیمثالی
برو در دراری چرخ بارد — بلب لله در الفاضل آرد
ز دآن دلبری اندر بیانش — که هر گوشش است شیدائی بیانش
سخن گر لاله است از باغ او هست — وگر رنگین گل است از باغ او هست
ز جوش سینهٔ آن دریای اسرار — گهر بیز و گهر ریز و گهربار
چنان شیرینیش اندر کلام است — که شکر مصر از وی بکام است
کلامش جنت و کلکش چو طوبی — نطوبی ثم طوبی ثم طوبی
چرا رنگین نباشد همچو گلزار — که از باغ نبوت چیده ازبار
بدامش از بهار اردی بهشت است — بهشت از لهر رضوان بهشت است
گرش گلشن ز شادی در درون است — بلب فیها لکم ما تدعون است

الهنا ازغد ولاتکمل سبیلا — بها عین تسمّی سلسبیلا
گروهی بود از تشنه دهانی — بشوق آن شراب ارغوانی
سقاهم ربهم منها شرابا — طهورا کان عذبا مستطابا
دل هرکس بردچون شوخ شاهد — برای معنی خدای پاک شاهد
چه رعنای که تازی گوهر او — لباس پارسی اندر بر او
زصد و لفظ و معنی چون سپهراست — که پر هر برج او از ماه و مهر است
گرش طفلان نوآموز خوانند — بصد علم و فن خود را نشانند
مدام این دفتر معجز نگاری — بدرس جمله طفلان باد جاری
الهی تا بود گلزار عالم — بابر بخشش تو سبز و خرم
چو باغ این نامه دلها را کشاید — خزانی در گلستانش نیاید

بود تاریخ او رنگین گل آسا
بهار گلبن فاضل دل آسا
سنه ۱۳۱۲

تقریظ عارف باللہ الغواص فی بحار اسرار اللہ الجسیم سالک طریقت چراغ بزم شریعت حضرت مولانا مولوی سید محمد برہان الدین خانصاحب مدظلہ العالی سابق نائب دیوانی بلدہ ابن حضرت سید نور الحسن خانصاحب مرحوم سابق صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد ابن سید بارخان مرحوم تلمیذ حضرت مولانا محمد زمان خانصاحب شہید و حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب لکھنوی رحمہما اللہ تعالیٰ

مین نے کتاب پندنامہ فاضل دیکھا اس کی عبارت سلیس بامحاورہ جس مین ترجمہ صحیحہ اون احادیث کا جو جوامع الکلم مین کیا گیا ہے جس سے سعادت دارین طلبہ کے لئے متصور ہے لہذا میری رای مین اگر یہ کتاب داخل سلسلۂ تدریس کیجاے تو ہر طرح کی خیرخواہی خلائق دینی و دنیوی متصور ہے اور جو لوگ اس مین ساعی ہون امید ہے کہ مستحق اجر عظیم ہونگے

۱۵

رقعهٔ عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب با لقابه موسومهٔ مصنف

مولانا و بالفضل اولانا مجد سعدکم و سعد جدکم و دام مجدکم و زاد سعدکم

راکه قراضه کش روزگارم چه یارای تقریض و مسودهٔ صفحهٔ اعمال راچه امکان تبیض باشد مگر امتثال امر کردم و این خذف پاره را که ربط و ضبطی باسم نداردند فرا بهم آوردم و پیشکش نمودم خود ندانم چه بر نوشته ام که بیاطل نوشت و خواند را غو و بدستی است در نوشته ام چون از زش نظر ندارد بدیه جاسی طرازش سطر داشته باشد مگر بعد اصلاح که همین صلاح است و فیه فلاح تخمیس را اشارتست به تخمیس قطب الدین فی مدح سید یار زین العابدین که پیشکش جناب موصوف کرده شده بود تخمیس بلاغت و بیان و تقمیص آنست بنظر ادب دیدم و این هدیه گرامی و تحفه سامی را بدو دست قبول و تسلیم برگرفتم و دعای ترقی استعداد و ازدیاد افاده و افاضهٔ علم و داد کردم توقع قبول دارم قبلتها و قبلتها و الفقیر بما ممنون والحدیث ذو شجون۔

صحت نامهٔ اصل کتاب پندنامهٔ فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	برو	بزد
۲	۱۷	کارج	کلوج
۳	۱۸	ولقذف	ولاتقذف
۳	۲۱	پہونچا	پہونچتا
۴	۱۴	وہ ہین	وہ ہے
۵	۱۰	والے	والا
۵	۲۱	معای	ہوائے
〃	〃	تیار	میار
〃	۲۲	زحلی	زحلے
۷	۴	نبایدیکی	نبایدکمی
۷	۷	پیشتر	بیشتر
۸	۸	فضل از	فضل او از
۸	۲۱	کرون	کرو
۹	۱۹	کرم	کریم
۱۱	۱۸	للملک	للمالک
۱۲	۱۴	جیلنا	چلنا
۱۶	۲	سه	سه کس
۱۷	۳	باندازه و	باندازه
۱۷	۳	بیاید	بباید
۱۷	۱۸	جوکار	جوکاری

صحتنامهٔ تقریظات پندنامهٔ فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	انتفع	من انتفع
۱	۱۴	اوستاد الملک	استاد الملک
۱	۱۵	سنده	سدته
۲	۲	الناظرین	تبصرة للناظرین
۲	۷	صلع	ضلع
۲	۱۱	گوراتر	گواراتر
۳	۴	الفهامه	والفهامة
۴	۸	پندفاضل	پندنامهٔ فاضل
۴	۸	شاهدکه	شاهد
۴	۹	بربرای	برای
۴	۱۲	صفائی	صافی
۴	۱۸	نوزآمور	نوآموز
۵	۱۰	روشن	روش
۵	۱۱	نیامیزد	نیامیزد
۵	۲۰	نگهدارد	نگهدار
۶	۲۰	فوامض	غوامض
۷	۱۰	روش	روشن
۷	۱۵	زنگین	رنگین

واعرضنا عن اغلاط یسیرة لا تتغیر اصلاحها علی الفطن الخبیر

اشتہار تصنیفات مصنف پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفۂ عثمانیہ

(الف) پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفۂ عثمانیہ۔ اصول علم اخلاق کی لب لباب ہے پہلے تین باب میں جنکے سو شعر ہین
تین چہل حدیثون کا ترجمہ ہے اور یہہ وہ احادیث ہین جنکو ایمہ حدیث نے جامع انواع علوم و آداب کثیر المعانی
قلیل المبانی اور بعض حدیث کو مدار الاسلام اور بعض کو نصف دین فرمایا ہے۔ باقی اشعار مین چند ارشادات
حضرات صوفیہ کے اور ضروری اور منتخب نصائح اور لاجواب و کار آمد حکم حکماے عرب و عجم کے سلیس اور فصیح فارسی
زبان مین نظم کئے گئے حاشیہ مین وہ کل احادیث معہ ترجمہ اردو درج کردیے گئے ہین۔ دیباچہ بزبان اردو جسمین
حسب ذیل امور بیان ہوے ہین (۱) انسان کے نائب الہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل عقلی و نقلی
اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجہ اخس سے اوج کمال تک (۲) علم تہذیب اخلاق کی تعریف اور یہہ کہ مذہب
اسلام متمم اخلاق ہے (۳) یہہ کہ اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین سواے مذہب کے کوئی
شے باعث تہذیب اخلاق نہین ہوسکتی (۴) آیات و احادیث دربارہ امر بالمعروف و النہی عن المنکر (۵)
وجہ تصنیف و نظم کتاب (۶) اربعین کی تعریف اور فضیلت اور حدیث فضیلت کا ضعف اور اوسکا
رفع (۷) نام اون ایمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدیثین تالیف فرماے ہین (۸) مذکورہ بالا چہل احادیث
کے تفصیلی مسئلہ اور فضیلت (۹) تفصیل اون مکارم اخلاق کی جنکے متعلق اس کتاب مین توجہ دلائی گئی
ہے (۱۰) بحر عروضی اور ترجمہ کے متعلق بیان اور یہہ کہ کتاب ہذا قابل تدریس و سلسلہ تعلیم کے ہے
خاتمہ مین متعدد علماے نامی و ادبای گرامی کے پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریظات درج ہین غرض
بہمہ وجوہ یہہ کتاب لائق دید ہے اور اپنی طرز مین نرالی ہے جسکا اندازہ دیکھنے سے ہوگا
مطبوعہ مطبع صاحبوکن قیمت ۷ سر عالی

(ب) تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین۔ فرزدق تمیمی ایک مشہور شاعر عرب نے
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعریف مین بمقابلہ شاہزادہ وقت کے ایک موقع پر ایسی حالت
مین کہ شاہزادہ مذکور حضرت کے نام نامی کو پوشیدہ کرنا چاہتا تہا مجمع عام مین ایک قصیدہ ۲۹ شعر کا
فی البدیہہ نہایت فصیح و بلیغ پڑہا تہا جو ازبس مقبول و مشہور ہے اوسی قصیدہ کا تخمیس بزبان عربی ہے اور خمسہ کی شرح
فارسی مین کردیگئی ہے جسمین علاوہ حل لغات و ترجمہ عربیہ وغیرہ کے تاریخی حالات اور ترجمہ اور احوال شریف
حضرت زین العابدین رض اور شاہزادہ مذکور اور فرزدق کے درج ہین مطبوعہ مظفر پریس قیمت ۴ر

(ج) شرح سلم العلوم بزبان فارسی شرح تلخیص المفتاح بزبان فارسی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی بزبان
اردو و عربی بہی تیار ہین مگر چونکہ بوجہ ضخامت کے طبع کے لیے صرفہ کی ضرورت ہے لہذا ایکسو درخواستین وصول ہونیکے بعد
فوراً طبع ہوسکتی ہین علی ہذا القصیدہ بدء الامالی و بانت سعاد وغیرہ وغیرہ۔

(د) چونکہ لایق مصنف امتحان وکالت درجہ اول اور امتحان جوڈیشل و پارلمنٹ مین رجسٹرار اعلی اور امتحان صیغہ مالگذاری مین
بہی کامیاب ہو بروقت یاد کرنے کتب قوانین کے قبل از امتحان کتب مشروط الامتحان کے خلاصہ جات مرتب
کیے تہے جس سے امید واران امتحان نے بہت نفع اوٹہایا ہے اور اوٹہا رہے ہین کل خلاصہ جات طبع ہوچکے ہین جو مصنف سے درخواست
کرنے پر بقیمت ارزان مل سکتے ہین

المشتہر

محمد بدر الدین تلمیذ مصنف